کیا صاحبِ نصاب بیوی کے شوہر کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13174

تاریخ اجراء: 27 جمادی الاولیٰ 1445ھ / 12 دسمبر 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بیوی کے صاحبِ نصاب ہونے سے کیا شوہر بھی صاحبِ نصاب کہلائے گا؟ اگر صاحبِ نصاب نہیں کہلائے گا تو کیا اُسے زکوٰۃ بھی دی جا سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بیوی کے صاحبِ نصاب ہونے سے شوہر، صاحبِ نصاب شمار نہیں ہو گا، جیسا کہ فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق غنی شخص کی فقیر بیوی کو زکوٰۃ دینا جائز ہے کہ وہ شوہر کی وجہ سے غنی شمار نہیں ہو گی، لہذا صاحبِ نصاب بیوی کا شوہر اگر سید یا ہاشمی نہیں ہے اور شرعی فقیر بھی ہے (یعنی اس کی ملکیت میں قرض اور حاجتِ اصلیہ نکال کر ساڑھے سات تولے سونا، ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی مالیت کے برابر کسی قسم کا زائد سامان موجود نہیں ہے)، تو بلا شبہ اُسے زکوۃ دے سکتے ہیں۔ البتہ اتنا ضرور یاد رہے کہ بیوی اپنی زکوٰۃ بہر صورت شوہر کو نہیں دے سکتی، خواہ شوہر مستحقِ زکوٰۃ ہو یا نہ ہو۔

غنی شخص کی فقیر بیوی کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ جیسا کہ بدائع الصنائع میں ہے: "ولو دفع إلى امرأة فقيرة وزوجها غني جاز في قول أبي حنيفة ومحمد وهو إحدى الروايتين عن أبي يوسف۔" یعنی امام اعظم اور امام محمد علیہما الرحمہ کے قول کے مطابق اور امام ابو یوسف علیہ الرحمہ کی دو روایتوں میں سے ایک روایت کے مطابق، ایسی فقیر عورت کو زکوٰۃ دینا جائز ہے جس کا شوہر غنی ہو۔ (البدائع الصنائع، کتاب الزکاۃ، ج 02، ص 47، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

فتاوی عالمگیری میں ہے: "ويدفع إلى امرأة غني إذا كانت فقيرة" یعنی غنی کی بیوی کو زکاۃ دینا جائز ہے، جبکہ وہ فقیر ہو۔ (فتاوی ہندیہ، کتاب الزکاۃ، ج 01، ص 189، مطبوعہ بیروت)

صاحبِ نصاب ہونے میں میاں بیوی کا معاملہ جدا جدا ہے۔ جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: "**عورت اور شوہر کا معاملہ دنیا کے اعتبار سے کتنا ہی ایک ہو مگر اللہ عزّوجل کے حکم میں وُہ جدا جدا ہیں، جب تمھارے پاس زیور زکوٰۃ کے قابل ہے اور قرض تم پر نہیں شوہر پر ہے تو تم پر زکوٰۃ ضرور واجب ہے** اور ہر سال تمام پر زیور کے سوا جو روپیہ یا اور زکوٰۃ کی کوئی چیز تمھاری اپنی ملک میں تھی اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہُوئی۔" (فتاوی رضویہ، ج10، ص168، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

زکوٰۃ کا ایک مصرف شرعی فقیر بھی ہے۔ جیسا کہ تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: "(باب المصرف) ای مصرف الزکاۃ والعشر۔۔۔ (ھو فقیر، وھو من لہ ادنی شیء) ای دون نصاب" یعنی زکوٰۃ اور عشر کا ایک مصرف فقیر بھی ہے اور فقیر سے مراد وہ شخص ہے جو نصاب سے کم مال کا مالک ہو۔ (الدر المختار مع ردالمحتار، کتاب الزکاۃ، ج03، ص333، مطبوعہ کوئٹہ، ملخصاً)

بہارِ شریعت میں ہے: "**فقیر وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ ہو مگر نہ اتنا کہ نصاب کو پہنچ جائے یا نصاب کی قدر ہو تو اُس کی حاجتِ اصلیہ میں مستغرق ہو**، مثلاً رہنے کا مکان، پہننے کے کپڑے، خدمت کے لیے لونڈی غلام، علمی شغل رکھنے والے کو دینی کتابیں جو اس کی ضرورت سے زیادہ نہ ہوں۔" (بہارِ شریعت، ج01، ص924، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net